# بچوں کو معصوم کہنا کیسا؟

**مجیب:** مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

**تاریخ اجراء:** ماہنامہ فیضان مدینہ ربیع الاول 1441ھ

## دَارُالاِفْتَاء اَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ بچوں کو معصوم کہنا درست ہے یا نہیں ؟ا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شریعت کی اصطلاح میں ''معصوم'' صرف انبیائے کرام اور فرشتے ہیں ان کے سوا کوئی معصوم نہیں ہوتا اور معصوم ہونے کا مطلب شریعت میں یہ ہے کہ ان کے لئے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو چکا جس کے سبب ان سے گناہ ہونا شرعاً محال ہے۔اس لحاظ سے انبیائے کرام اور فرشتوں کے سوا کسی کو بھی معصوم کہنا ہرگز جائز نہیں بلاشبہ گمراہی و بددینی ہے۔ یاد رہے کہ اکابر اولیائے کرام سے بھی اگرچہ گناہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ انھیں محفوظ رکھتا ہے مگر ان سے گناہ ہونا شرعاً محال بھی نہیں ہوتا لہٰذا اس حوالہ سے بھی کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

اس ضروری تمہید کے بعد جہاں تک سوال کی بات ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عرفِ حادِث میں بچوں کو بھی ''معصوم'' کہہ دیا جاتا ہے لیکن شرعی اصطلاحی معنٰی جو اوپر بیان کئے گئے اس سے وہ مراد نہیں ہوتے بلکہ لغوی معنٰی یعنی بھولا، سادہ دل، سیدھا سادھا، چھوٹا بچہ، ناسمجھ بچہ، کم سن، والے معنٰی میں کہا جاتا ہے۔اس لئے اس معنٰی میں بچوں کو معصوم کہنے پر کوئی گرفت نہیں اسے ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے۔

بہارِ شریعت میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنٰی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنھیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔''

(بہار شریعت، ج1، ص 39)

امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''یہاں سے خلیفہ و سلطان کے فرق ظاہر ہو گئے، نیز کھل گیا کہ سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے، ولہٰذا کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا کہ اس کی کسرِ شان ہے آج تک کسی

نے سلطان ابو بکر صدیق، سلطان عمر فاروق، سلطان عثمان غنی، سلطان علی المرتضٰی بلکہ سلطان عمر بن عبد العزیز بلکہ سلطان ہارون رشید نہ سنا ہوگا، کسی خلیفہ اموی یا عباسی کے نام کے ساتھ اسے نہ پایئے گا، تو کھل گیا کہ جس کے نام کے ساتھ سلطان لگاتے ہیں اسے خلیفہ نہیں مانتے کہ خلیفہ اس سے بلند و بالا ہے، یہی وہ خلافت مصطلحہ شرعیہ ہے جس کی بحث ہے عرفِ حادث میں اگر کسی سلطان کو بھی خلیفہ کہیں یا مدح میں ذکر کر جائیں وہ نہ حکمِ شرع کا نافی ہے نہ اصطلاحِ شرع کا مُنافی۔ جس طرح اجماعِ اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے سوا کوئی معصوم نہیں، جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے، پھر عرفِ حادِث میں بچوں کو بھی معصوم کہتے ہیں یہ خارج از بحث ہے جیسے لڑکوں کے معلم تک کو خلیفہ کہتے ہیں۔"

(ملتقطاًاز فتاویٰ رضویہ، ج14، ص187)

فرہنگِ آصفیہ میں معصوم کے درج ذیل معانی لکھے ہیں: ""معصوم: (1) گناہ سے بچا ہوا۔ بے قصور۔ پاکدامن۔ (2) بھولا۔ سادہ دل۔ سیدھا سادھا (3) چھوٹا بچہ، کم سن بچہ، ناسمجھ بچہ۔"

(فرہنگ آصفیہ، ج2، ص1090)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم